فقہ الاکبر مکمل

سوالا وجوابا

محمد صائم عطاری

درجہ سادسہ

مرکزی جامعۃ المدینہ گجرات

عرض کاتب!!!

اس فائل میں آپ کو الفقہ الاکبر کے مکمل نوٹس مل جائیں گے۔۔۔۔اگر آپ کو کوئی غلطی نظر آئے تو ضرور اطلاع فرمائیں۔۔۔

اگر آپ مندرجہ ذیل کتب کے ہمارے لکھے نوٹس چاہتے ہیں تو نیچے دیے گئے نمبر پہ رابطہ فرمائیں۔۔۔۔

(1)شرح وقایہ((ششماہی ثانی))(2)حسامی((باب القیاس))(3)تیسیر مصطلح الحدیث(4) القصائد المنتخبہ(5)فقہ السیرہ(6)فتح المنان(7) تفسیر بیضاوی((ششماہی اول،ششماہی ثانی)) (8)ہدایہ((ششماہی اول،،ششماہی ثانی))(9)النور المبین(10)مناظرہ رشیدیہ(11)اجابۃ الغوث(12)اصول الدعوۃ والارشاد(13)العربیہ للطالبین((المستوی الرابع))(14)منہاج العابدین

03238599095

🌹 🖋 محمد صائم عطاری ✍ 🌹

درجہ سادسہ

مرکزی جامعۃ المدینہ گجرات

((بیان اصول الایمان))

((بسم اللہ الرحمٰن الرحیم))

سوال::: الفقہ الاکبر کے مصنف کون ہیں؟؟؟

جواب::: الفقہ الاکبر کے مصنف کروڑوں حنفیوں کے پیشوا امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔۔۔۔

سوال::: اصل کسے کہتے ہیں؟؟؟ نیز توحید کی اصل کیا ہے؟؟؟

جواب::: اصل کی جمع اصول ہے اور اس کا مطلب ہے """جڑ"""، اصول سے مراد وہ قوانین ہیں جن پہ کسی فن کی بنیاد ہوتی ہے۔۔۔۔

توحید کی اصل یہ ہے کہ کوئی شخص کہے """میں اللہ پر اور اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور مرنے کے بعد اٹھائے جانے پہ ایمان لایا اور اس بات پہ ایمان لایا کہ اچھی اور بری تقدیر اللہ کی طرف سے ہوتی ہے۔۔۔ان کے علاوہ حساب، میزان، جنت اور دوزخ کے ہونے پہ یقین رکھتا ہوں۔۔۔۔

سوال::: مذکورہ بالا تمام چیزیں جن پہ ایمان لانا واجب ہے ان کی مختصراً وضاحت فرمائیں۔۔۔

جواب:::

فرشتے::: فرشتے اللہ عزوجل کی نوری مخلوق ہیں نہ وہ مرد ہیں نہ عورت،، وہ معصوم ہیں اور پلک جھپکنے کے برابر بھی اللہ عزوجل کی نافرمانی نہیں کرتے اور ان کی صحیح تعداد بس اللہ کو معلوم ہے۔۔۔۔ فرشتوں کا وجود قرآن سے ثابت ہے چنانچہ ان کے بارے اللہ عزوجل کا فرمان ہے

وَجَعَلُوا الْمَلٰٓىِٕكَةَ الَّذِیْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًاؕ-اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْؕ-سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَ یُسْــٴَـلُوْنَ

ترجمہ کنزالعرفان::: اور انہوں نے فرشتوں کو عورتیں ٹھہرایا جو کہ رحمٰن کے بندے ہیں۔ کیا یہ کفار ان کے بناتے وقت موجود تھے؟ اب ان کی گواہی لکھ لی جائے گی اور ان سے جواب طلب ہوگا۔

کتابیں::: اللہ پاک نے چار آسمانی کتب نازل فرمائیں اور ان کے علاوہ چند مزید انبیاء پہ مختلف صحائف نازل فرمائے۔۔۔۔

رسول::: اللہ عزوجل نے لوگوں کی تبلیغ کے لیے رسولوں کو بھیجا،، یہاں لفظ رسول میں انبیاء بھی شامل ہوگئے ہیں اگرچہ ان میں فرق ہے۔۔۔ ہمارے لیے تمام رسولوں پہ ایمان لانا واجب ہے۔۔۔

بعث بعد الموت::: ہمارے لیے اس بات پہ ایمان لانا لازم ہے ہم مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جائیں گے ،، یہ عقیدہ قرآن سے ثابت ہے:::

ثُمَّ اِنَّكُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ

ترجمہ کنزالعرفان::: پھر تم سب قیامت کے دن اٹھائے جاؤ گے۔۔۔۔

اچھی اور بری تقدیر::: ہمارے لیے لازم ہے اس بات پہ یقین رکھیں کہ اچھی اور بری تقدیر اللہ کی طرف سے ہے اور اللہ عزوجل نے یہ سب لکھ دیا ہے لیکن اللہ کے لکھ دینے نے کسی کو مجبور نہیں کیا بلکہ لوگ جو کرنے والے تھے اللہ نے ان کے بارے میں جانا اور لکھ دیا۔۔۔۔

حساب::: قیامت کے دن لوگوں سے حساب لیا جائے گا اور اس پہ ایمان لانا ضروری ہے،، نیک لوگوں کو ان کا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دے دیا جائے گا جبکہ برے لوگوں کو ان کا اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔۔۔

میزان::: میزان حق ہے،، اس پہ لوگوں کے اعمال تولے جائیں گے،، آخرت کے میزان اور دنیا کے میزان میں ایک فرق یہ ہے کہ وہاں جو پلڑا بھاری ہو گا وہ دنیا والے پلڑے کی طرح نیچے نہیں آئے گا بلکہ اوپر اٹھے گا۔۔۔۔

جنت::: جنت کا معنی ہے """ باغ """،، یہ ایک مکان ہے جسے اللہ عزوجل نے اپنے نیک بندوں کے لیے تیار فرمایا ہے۔۔۔ یہاں ایسی ایسی نعمتیں ہیں جن کو آج تک کسی آنکھ نے دیکھا نہیں اور کسی کے دل میں ان خیال گزرا نہیں۔۔۔۔۔

دوزخ:: اس کو اللہ عزوجل نے گناہگار مسلمانوں اور کفار کے لیے تیار کیا ہے یہاں ان کو عذاب دیا جائے گا،، مسلمان اپنی سزا بھگت کر جنت میں چلے جائیں گے جبکہ کفار ہمیشہ یہیں رہیں گے۔۔۔۔۔۔

((وحدانیۃ اللہ تعالیٰ))

سوال::: اللہ عزوجل کی وحدانیت پہ تفصیلا نوٹ لکھیں۔۔۔

جواب::: اللہ عزوجل ایک ہے اور اس کو ایک ماننا لازم ہے ورنہ انسان دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا ،،اللہ عزوجل گنتی کے اعتبار سے ایک نہیں ہے بلکہ اس اعتبار سے واحد ہے کہ اس کا کوئی شریک نہیں۔۔۔۔

اللہ پاک نے قرآن مجید میں اپنی وحدانیت پہ پوری سورۃ اخلاص نازل فرمائی:::

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ(1) اَللّٰهُ الصَّمَدُ(2) لَمْ یَلِدْ وَ لَمْ یُوْلَدْ(3) وَ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ(4)

ترجمہ کنزالعرفان:::

تم فرماؤ: وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس نے کسی کو جنم دیا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ اور کوئی اس کے برابر نہیں۔۔۔۔

اللہ عزوجل اپنی مخلوق میں کسی کے مشابہ نہیں وہ واجب الوجود اور قدیم ہے،، تمام مخلوق اس کی محتاج ہے جبکہ وہ کسی کا محتاج نہیں جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے:::

وَ اللّٰهُ الْغَنِیُّ وَ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُۚ-

ترجمہ کنزالعرفان:::

اور اللہ بے نیاز ہے اور تم سب محتاج ہو۔۔۔۔

کوئی چیز اس جیسی نہیں کیونکہ وہ بے مثل و بے مثال ہے،، اللہ عزوجل کا فرمان ہے:::

لَیْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌۚ

اس جیسا کوئی نہیں۔۔۔۔

وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا،،اس کی ذات وصفات قدیم ہیں اور لازوال ہیں۔۔۔۔۔

سوال::: سورۃ اخلاص میں کتنے گروہوں کا رد کیا گیا ہے؟؟؟

جواب::: اس میں تین گروہوں کا رد ہے:::

(1) کفار مکہ،،یہ کہتے تھے کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں۔۔۔۔

(2)یہود،،یہ کہتے تھے کہ عزیر علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں۔۔۔۔

(3)نصاری،،یہ کہتے تھے کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں۔۔۔۔۔

((الصفات الذاتیۃ والفعلیۃ))

سوال::: اللہ عزوجل کی صفات ذاتیہ سے کیا مراد ہے؟؟؟

جواب::: اللہ عزوجل کی صفات ذاتیہ سے مراد وہ صفات ہیں جو ہمیشہ اس کی ذات کے ساتھ متصل ہیں اور کسی بھی طرح اس سے جدا نہیں ہوتیں،،یہ بالاتفاق قدیم ہیں۔۔۔۔

سوال::: اللہ عزوجل کی صفات ذاتیہ کتنی اور کون سی ہیں؟؟؟فقہ اکبر کی روشنی میں تفصیلا بیان کریں۔۔۔۔

جواب::: فقہ اکبر میں اللہ عزوجل کی سات ذاتی صفات بیان ہوئی ہیں:::

(1)حیات

اس سے مراد ہے کہ اللہ عزوجل ہمیشہ سے زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا،، زندگی اور موت اس کے ہاتھ میں ہے۔۔۔۔۔

قرآن کریم میں اللہ پاک کا فرمان ہے:::

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ

ترجمہ کنزالعرفان:::

اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ خود زندہ ہے، دوسروں کو قائم رکھنے والا ہے۔۔۔۔

(2)قدرت

اللہ عزوجل ہر ممکن پہ قادر ہے اور کوئی بھی ممکن اس کی قدرت سے باہر نہیں۔۔۔۔

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا فِیْهِنَّ ؕ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

ترجمہ کنزالعرفان:::

آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کی سلطنت اللہ ہی کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔۔۔۔۔

(3)علم

اللہ پاک ہر چیز کو جانتا ہے،، کوئی بھی چیز اس کے علم سے باہر نہیں اور اسے مخلوق کے اعمال کی خبر ہے۔۔۔۔

وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا

ترجمہ کنزالعرفان:::

اور یہ کہ اللہ کا علم ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔۔۔۔۔

(4)کلام

اللہ عزوجل کلام فرماتا ہے لیکن اس کا کلام ہمارے کلام جیسا نہیں ہے،،اس کا کلام الفاظ و حروف سے پاک ہے اور قدیم ہے،،اس کے کلام کا ثبوت قرآن کریم میں ہے:::

وَ كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِیْمًا

ترجمہ کنزالعرفان:::

اور اللہ نے موسیٰ سے حقیقتاً کلام فرمایا۔۔۔۔

(5)سماعت

اللہ پاک ہر چیز کو سنتا ہے،، کوئی بھی چیز ایسی نہیں جو اسے نہ سنائی دی۔۔۔۔

اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ

ترجمہ کنزالعرفان:::

بیشک وہی سنتا دیکھتا ہے۔۔۔۔

(6)بصارت

اللہ عزوجل ہر چیز کو دیکھتا ہے،، کوئی بھی چیز ایسی نہیں جو اس سے چھپ سکے لیکن اس کا دیکھنا آنکھ سے نہیں ہے کیونکہ وہ جسم سے پاک ہے۔۔۔

اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ

ترجمہ کنزالعرفان:::

بیشک وہی سنتا دیکھتا ہے۔۔۔

(7)ارادہ

اللہ پاک کے ارادے کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا،، وہ جیسے چاہتا ہے فیصلے فرماتا ہے جسے چاہتا ہے اولاد دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے نہیں دیتا،، جسے چاہتا ہے موت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے زندگی عطا فرماتا ہے اور کوئی اس کو روکنے والا نہیں۔۔۔۔

اِنَّ اللّٰہَ یَحۡکُمُ مَا یُرِیۡدُ

ترجمہ کنزالعرفان:::

بیشک اللہ جو چاہتا ہے حکم فرماتا ہے۔۔۔۔

سوال::: اللہ عزوجل کی صفات فعلیہ سے کیا مراد ہے؟؟؟ نیز یہ کتنی اور کون سی ہیں؟؟؟ فقہ اکبر کی روشنی میں بیان کریں۔۔۔۔

جواب::: صفات فعلیہ سے مراد وہ صفات ہیں جن کا ظہور مخلوق کے وجود پہ موقوف ہے،، مخلوق کے حق میں اس کا نتیجہ اچھے یا برے کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔۔۔۔۔

صفات ذاتیہ اور فعلیہ میں فرق کے لیے یہ بات جان لیں ہر وہ صفت جس کی ضد کے ساتھ اللہ عزوجل کو موصوف کرنا درست نہ ہو صفت ذاتی ہے مثلا::: قدرت صفت ذاتی ہے اس کی ضد عجز ہے لیکن اللہ عزوجل کو عجز کے ساتھ موصوف نہیں کیا جاسکتا۔۔۔

رحمت صفت فعلی ہے اور اس کی ضد غضب ہے،، اللہ عزوجل کو غضب کے ساتھ موصوف کیا جاسکتا ہے۔۔۔۔۔

فقہ اکبر میں موجود صفات فعلیہ درج ذیل ہیں:::

(1) تخلیق

اللہ پاک نے تمام مخلوقات کو پیدا کیا وہی سب کا خالق و مالک ہے۔۔۔

هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا۔

ترجمہ::: وہی ہے جس نے جو کچھ زمین میں ہے سب تمہارے لئے بنایا۔۔۔

(2) ترزیق

اللہ عزوجل سب کو رزق دیتا ہے،، تمام مخلوقات رزق میں اس کی محتاج ہیں اور وہ ہر ایک کو اس کی ضرورت کے مطابق رزق دیتا ہے۔۔۔ اس نے رزق کا ذمہ اپنے اوپر لیا ہوا ہے:::

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ رِزْقُهَا

ترجمہ::: اور زمین پر چلنے والا کوئی جاندار ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمہ کرم پر نہ ہو۔۔۔۔۔

(3)انشاء

اللہ عزوجل نے تمام مخلوقات کو پیدا کیا اور ان کو درجہ کمال تک پہنچایا۔۔۔۔

هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ

ترجمہ::: اس نے تمہیں زمین سے پیدا کیا۔۔۔۔۔

(4)ابداع

ابداع کا معنی ہے کسی چیز کو نیا پیدا کرنا یعنی بغیر کسی اور نمونے اور نقشے کے۔۔۔۔

بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ

ترجمہ::: وہ بغیر کسی نمونے کے آسمانوں اور زمین کا بنانے والا ہے۔۔۔۔

(5)صنع

اس کا معنی ہے کاریگری،، پس اللہ عزوجل کی کاریگری ہر چیز میں دیکھی جاسکتی ہے کہ کس طرح اس نے ترتیب سے کسی چیز کو بنایا۔۔۔۔۔

ان کے علاوہ اور بھی صفات فعلیہ ہیں۔۔۔۔۔

سوال::: کیااللہ عزوجل کے اسماء یاصفات حادث ہوسکتی ہیں؟؟؟

جواب::: جی نہیں،،اس کے اسماء وصفات قدیم ہیں ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گے،،اس کے اسماء و صفات ازلی وابدی ہیں کیونکہ وہ واجب الوجود ہے۔۔۔۔۔

((صفات اللہ أزلیۃ))

سوال::: اللہ عزوجل کی صفات ازلی ہیں،،اس پہ نوٹ تحریر فرمائیں۔۔۔۔

جواب::: اللہ عزوجل کی تمام صفات ازلی ہیں،،وہ ہمیشہ سے عالم ہے اس کا علم ہمیشہ سے اس کی صفت ہے۔۔۔۔وہ ہمیشہ سے قادر ہے قدرت ہمیشہ سے اس کی صفت ہے اسی طرح بقیہ تمام صفات مثلا::: متکلم ،خالق،فاعل کاحال ہے کہ یہ تمام صفات ہمیشہ سے اس کے ساتھ موصوف تھیں کبھی بھی اس سے جدا نہیں ہوئیں،،اس کی صفات نہ حادث ہیں اور نہ مخلوق۔۔۔۔۔

سوال::: جو شخص اللہ عزوجل کی صفات کو حادث یا مخلوق مانے تو اس کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب::: جو اللہ کی صفات کو حادث یا مخلوق مانے یا ان کے قدیم یا غیر مخلوق ہونے میں شک کرے وہ کافر ہے۔۔۔۔۔

((القول فی القرآن))

سوال::: قرآن پہ مختصراً نوٹ لکھیں۔۔۔۔

جواب::: قرآن اللہ عزوجل کا کلام ہے،، مصاحف میں لکھا ہوا ہے((یعنی ہمارے ہاتھوں میں یہ حروف اور نقوش کی صورت میں موجود ہے))،، یہ دلوں میں محفوظ ہے((یعنی ہم اسے زبانی یاد کرتے ہیں))اس کی تلاوت کی جاتی ہے یہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ نازل ہوا ہے۔۔۔۔

سوال::: قرآن کریم اللہ کا کلام ہے یا اللہ کی مخلوق؟؟؟

جواب::: قرآن کریم اللہ پاک کا کلام ہے اور اللہ کا کلام اللہ کی صفت ہے،، جس طرح اللہ عزوجل کی ذات قدیم ہے اسی طرح اس کی یہ صفت بھی قدیم ہے پس ثابت ہوا کہ قرآن کریم مخلوق نہیں بلکہ اللہ کا کلام ہے اور قدیم ہے۔۔۔۔

ہاں وہ قرآن کریم جو ہم الفاظ کی شکل میں پڑھتے ہیں جو ہم مصاحف میں لکھتے ہیں یہ سب مخلوق ہے کیونکہ یہ ہمارا عمل ہے اور ہمارا عمل بھی حادث اور مخلوق ہے۔۔۔۔۔

سوال::: قرآن کریم میں انبیاء کرام،ابلیس اور فرعون وغیرہ کا ذکر کیا گیا ہے کیا یہ سب بھی اللہ کا کلام ہے؟؟؟

جواب::: قرآن کریم میں انبیاء کرام مثلاً حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے علاوہ ابلیس اور فرعون وغیرہ کے بارے میں خبر دی گئی ہے یہ سب اللہ کا کلام ہے کیونکہ اللہ عزوجل اپنے علم کے ذریعے ان کے بارے میں اور ان کی گفتگو کے بارے میں جانتا تھا لہذا یہ تمام چیزیں زمین وآسمان کی پیدائش سے پہلے ہی لوح محفوظ میں لکھ دی گئی تھیں۔۔۔۔ چونکہ یہ سارے واقعات اللہ کا کلام ہے لہذا یہ کہنا بلکل غلط ہے کہ جب شیطان اور فرعون وغیرہ نے یہ گفتگو کی تب اللہ کو پتا چلا۔۔۔۔۔۔

سوال::: اللہ عزوجل نے جب موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا تو کیا اس کلام کے کرنے کے بعد متکلم بنا یا ازل سے ہی متکلم تھا؟؟؟

جواب::: اللہ عزوجل موسیٰ علیہ السلام سے کلام کرنے سے پہلے بھی متکلم تھا کیونکہ وہ ازل سے متکلم ہے البتہ اس کا ظہور موسی علیہ السلام پہ ہوا،،اللہ عزوجل مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے بھی خالق تھا لیکن اس صفت کا ظہور مخلوق کو پیدا کر کے ہوا۔۔۔۔

سوال::: کیا اللہ کی صفات مخلوق کی صفات جیسی ہیں؟؟؟

جواب::: جی نہیں اس کے صفات مخلوق کی صفات کے بر خلاف ہیں،،وہ ہمارے جاننے کی طرح نہیں جانتا((کیونکہ ہم اشیاء کا علم آلات کے ذریعے اور ان کا تصور ذہن میں بٹھا کر حاصل کرتے ہیں جبکہ اللہ عزوجل ان چیزوں کا محتاج نہیں))،،وہ ہماری قدرت کی طرح قادر نہیں ہے((کیونکہ ہم بعض چیزوں پہ قادر ہے جبکہ وہ ہر چیز پہ قادر ہے جیسا کہ جگہ جگہ ارشاد ہے""وھو علی کل شئ قدیر""))،،وہ ہمارے سننے کی طرح نہیں سنتا،،وہ ہمارے کلام کرنے کی طرح کلام نہیں کرتا کیونکہ ہم آلات((یعنی حلق،زبان، دانت اور ہونٹوں کے ذریعے))اور حروف کے ذریعے کلام کرتے ہیں جبکہ وہ ان تمام چیزوں سے پاک ہے کیونکہ حروف مخلوق ہیں جبکہ اللہ کا کلام غیر مخلوق ہے۔۔۔۔

سوال::: کیا اللہ عزوجل""شے""ہے؟؟؟ نیز اس کے شے ہونے سے کیا مراد ہے؟؟؟

جواب::: اللہ عزوجل شے ہے لیکن اشیاء مخلوقہ کی طرح نہیں ہے،،اس کے شے ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس کا وجود بغیر جسم، جوہر اور عرض کے ثابت ہے اس کی کوئی حد نہیں((جبکہ جسم کی حد ہوتی ہے))اور اس کی کوئی ضد نہیں کیونکہ کوئی اس جیسا ہی نہیں۔۔۔۔

جیسا کہ فرمان باری تعالٰی ہے:::

لیس کمثلہ شیء

ترجمہ::: کوئی چیز اس جیسی نہیں۔۔۔۔۔

((القول فی الصفات))

سوال::: اللہ عزوجل کے""ید، وجہ((چہرہ))اور نفس""کے بارے میں امام اعظم کیا فرماتے ہیں ؟؟؟

جواب::: امام اعظم ان سے مجازی معنی مراد نہیں لیتے بلکہ فرماتے ہیں کہ نفس اللہ عزوجل کی ایسی صفت ہے جس کی کیفیت ہمیں معلوم نہیں،،اللہ پاک کا ید، غضب اور رضا ایسی صفات ہیں جن کی کیفیت کا ہمیں پتا نہیں۔۔۔۔

یہاں کوئی تاویل نہیں کی جائے گی کہ""ید""سے مراد اللہ کی قدرت یا نعمت ہے کیونکہ اس سے ذات باری تعالٰی کی صفت کا باطل ہونا لازم آتا ہے اور یہ قدریہ اور معتزلہ کا قول ہے لہذا ان کی تاویل کرنے کی بجائے یوں کہا جائے گا کہ یہ اللہ عزوجل کی ایسی صفات ہیں جن کی کیفیت ہمیں معلوم نہیں۔۔۔۔۔

سوال::: امام اعظم نے ان الفاظ مثلا::: ید اللہ کی تاویل کرنے سے ہمیں منع کیا ہے لیکن متاخرین نے اس کی تاویل کیوں کی؟؟؟

جواب:: متقدمین کا ان صفات کے بارے میں یہ عقیدہ تھا کہ ان سے اللہ کی جو بھی مراد ہے ہم اس پہ ایمان لاتے ہیں لیکن متاخرین کے زمانے میں فتنے کثیر ہو گئے اور گمراہ لوگوں نے ان آیات کی بناء پہ اللہ عزوجل کا مجسم ہونا ثابت کیا اور کمزور ایمان والے مسلمانوں کے ایمان خطرے میں پڑ گئے تو ان کارد کرنے کے لیے متاخرین علماء نے ان آیات کی تاویل فرمائی۔۔۔۔۔۔

((القول فی القدر))

سوال::: اللہ عزوجل نے کس مادے سے اشیاء کو پیدا کیا؟؟؟

جواب::: اللہ عزوجل نے بغیر کسی مادہ کے سب کچھ پیدا کیا کیونکہ وہ مادے کا محتاج نہیں۔۔۔۔

اس حوالے سے اللہ پاک کا فرمان ہے:::

بَدِيۡعُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ

ترجمہ::: وہ بغیر کسی نمونے کے زمین و آسمان کو بنانے والا ہے۔۔۔۔

سوال::: کیا اللہ عزوجل اشیاء کو پیدا کرنے سے پہلے جانتا تھا؟؟؟

جواب::: جی ہاں،، اللہ عزوجل اشیاء کو ان کی پیدائش سے پہلے جانتا تھا،، ہر چیز اس کے علم میں ہے اور کام اسی کی مشیت سے ہوگا ہے۔۔۔۔

وہ ہر چیز کو اس وقت بھی جانتا تھا جب وہ معدوم تھی،، وہ چیز کیسے پیدا ہو گی؟؟؟ کیسے فنا ہو گی؟؟؟ اس کی حالتیں کیا کیا ہوں گی؟؟؟ یہ سب چیزیں اللہ عزوجل جانتا ہے۔۔۔۔

سوال::: اس عبارت کی وضاحت کریں"" ولکن کتبہ بالوصف لا بالحکم ""۔۔۔۔

جواب::: اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ عزوجل نے لوح محفوظ میں اشیاء کو وصف کے اعتبار سے حکم کے اعتبار سے نہیں،، وصف کے اعتبار سے لکھنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ واقعات وحوادثات وقوع پذیر ہوں گے حکم کے اعتبار سے لکھنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ کام ہو جائے،، پس اللہ پاک نے وصف کے اعتبار سے لکھا نہ کہ حکم کے اعتبار سے کیونکہ اگر حکم سے اعتبار سے لکھا جاتا تو سارے کام اسی وقت واقع ہو جاتے۔۔۔۔۔

سوال::: قضاء وقدر اور مشیت کا کیا معنی ہے؟؟؟

جواب::: قضاء کا معنی ہے""فیصلہ کرنا""،، قدر کا معنی ہے""اندازہ لگانا""اور مشیت کا معنی ہے ""ارادہ کرنا""۔۔۔۔۔

یہ اللہ پاک کی صفات ازل سے ہیں اور ان کی کیفیت ہمیں معلوم نہیں۔۔۔۔۔

سوال::: کیا اللہ عزوجل نے لوگوں کو پیدا کرتے وقت ان کے اندر ایمان یا کفر کا وصف رکھا تھا؟؟؟

جواب::: جی نہیں،، بلکہ اللہ عزوجل نے مخلوق کو ان دونوں اوصاف سے عاری پیدا فرمایا اور پھر انہیں بعض کاموں کا حکم دیا اور بعض سے منع کیا،، پھر جس نے کفر کیا تو اس نے اپنی مرضی اور اللہ کی توفیق چھن

جانے سے کفر کیا اور جو اللہ پہ ایمان لایا تو وہ اپنے فعل اور اللہ کی طرف سے دی جانے والی توفیق کی بدولت ایمان لایا۔۔۔۔

سوال::: فطرت اسلام پہ پیدا ہونے سے کیا مراد ہے؟؟؟

جواب::: جب اللہ عزوجل نے حضرت آدم علیہ السلام کی پشت سے ان کی اولاد کو چیونٹیوں کی صورت میں نکالا تو ان کو عقل عطا فرمائی اور پھر انہیں ایمان لانے کا حکم دیا اور کفر سے منع کیا،، پس لوگوں نے اللہ کے رب ہونے کا اقرار کیا اور اس طرح وہ ایمان لائے،، لوگوں کو اسی فطرت پہ پیدا کیا جاتا ہے لیکن جن لوگوں نے دنیا میں آکر کفر کیا تو انہوں نے اپنی فطرت بدل دی اور جنہوں نے اسلام قبول کیا تو وہ اسی فطرت پہ ثابت قدم رہے۔۔۔۔۔

سوال::: کیا اللہ عزوجل نے کسی بندے کو کفر یا اسلام اختیار کرنے پہ مجبور کیا ہے؟؟؟

جواب::: جی نہیں اللہ عزوجل نے کسی پہ جبر نہیں کیا بلکہ لوگوں کا اسلام لانا یا کفر اختیار کرنا اپنی مرضی کی وجہ سے ہے اور اللہ عزوجل کو یہ بھی معلوم ہے کہ کون کفر اختیار کرے گا اور کون اسلام لائے گا۔۔۔۔

سوال::: تمام افعال کا خالق کون ہے؟؟؟

جواب::: تمام افعال کا خالق اللہ پاک ہے جیسا کہ قرآن میں ہے:::

اَللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیۡءٍ

ترجمہ::: اللہ ہر چیز کا خالق ہے۔۔۔۔

وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ہے:::

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ؕ

اور تمہارا رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور((جو چاہتا ہے))اختیار فرماتا ہے۔۔۔۔۔

((الطاعات محبوبۃ للہ والمعاصی مقدورۃ غیر محبوبۃ))

سوال::: کیا اللہ کی فرمانبرداری اور اس کی نافرمانی والے کام اس کی رضا سے ہوتے ہیں؟؟؟

جواب::: اللہ عزوجل کی فرمانبرداری والے تمام کام جن کا اس نے حکم دیا وہ سب اس کی چاہت اور رضا سے ہوتے ہیں۔۔۔

چنانچہ اللہ پاک کا فرمان ہے:::

ان اللہ یحب المتقین

ترجمہ::: بے شک اللہ متقین کو پسند فرماتا ہے۔۔۔۔

وہ تمام کام جن میں اللہ کی نافرمانی کی جاتی ہے وہ سب کے اس فیصلے سے ہوتے ہیں لیکن ان میں اللہ کی رضا شامل نہیں ہوتی۔۔۔۔

چنانچہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے:::

فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ

ترجمہ::: پس بیشک اللہ عزوجل کافروں کو پسند نہیں فرماتا۔۔۔

ایک اور جگہ پہ فرمایا:::

وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ

ترجمہ:::

اور اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔۔۔۔

((القول فی عصمۃ الانبیاء))

سوال::: اللہ عزوجل نے مخلوق کی ہدایت کے لیے کتنے انبیاء کرام مبعوث فرمائے؟؟؟

جواب::: اس بارے میں مختلف روایات ہیں،،ایک روایت کے مطابق اللہ عزوجل نے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام مبعوث فرمائے جبکہ دوسرے قول کے مطابق اللہ عزوجل نے 2لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام کو بھیجا۔۔۔۔

سوال::: کیا انبیاء کرام علیہم السلام معصوم ہیں؟؟؟

جواب::: جی ہاں، تمام انبیاء کرام علیہم السلام چھوٹے بڑے گناہوں سے معصوم ہیں،،ان کے اندر کوئی برائی نہیں پائی جاتی۔۔۔

البتہ بعض انبیاء کرام علیہم السلام سے کچھ لغزشیں واقع ہوئی ہیں مثلاً حضرت آدم علیہ السلام کا شجر ممنوعہ کا پھل کھانا وغیرہ،، لیکن قرآن وحدیث کے علاوہ انبیاء کرام کی لغزشوں کو بیان کرنے کی اجازت نہیں۔۔۔۔

((القول فی الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم))

سوال::: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں اہلسنت کا عقیدہ واضح کریں۔۔۔

جواب:::

پ

ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے بندے اور اس رسول ہیں،، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امام الانبیاء ہیں تمام انبیاء سے افضل ہے،، اس کائنات میں اللہ کے بعد سب سے بڑی شخصیت آپ کی ہے۔۔۔۔۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نے پلک جھپکنے کے برابر بھی اللہ کی نافرمانی نہیں کی نہ ہی کبھی کسی بت کی پوجا کی اور نہ کبھی اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا۔۔۔

اور اللہ عزوجل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بدولت اگلوں پچھلوں کے گناہ معاف فرما دیئے۔۔۔۔۔۔

((المفاضلۃ بین الصحابہ))

سوال::: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد صحابہ کرام میں سے افضل کون ہے؟؟؟ ترتیب سے نام لکھیں۔۔۔

جواب::: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دیگر تمام انبیاء کے بعد انسانوں میں سب سے افضل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں،، آپ اسلام کے پہلے خلیفہ ہیں۔۔۔۔

تمام صحابہ کرام کا ان کی خلافت پہ اجماع ہے۔۔۔۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد دوسرا مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ہے،، ان کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے:::

بے شک حق عمر کی زبان پہ جاری ہوتا ہے۔۔۔۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عثمان غنی سب سے افضل ہیں،، آپ رضی اللہ عنہ کو ذو النورین کا لقب دیا گیا ہے کیونکہ یکے بعد دیگرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو شہزادیوں کا نکاح حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ہوا تھا۔۔۔۔

ان کے بعد سب سے افضل مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم ہیں،، آپ رضی اللہ عنہ اسلام کے چوتھے خلیفہ ہیں،، کثیر احادیث آپ کی فضیلت میں وارد ہوئی ہیں۔۔۔۔

یہ تمام حضرت حق پہ ثابت قدم رہے۔۔۔۔

سوال::: تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں کیسا عقیدہ ہونا چاہیے؟؟؟

جواب::: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام صحابہ عادل اور پرہیزگار ہیں،، تمام صحابہ جنتی ہیں اور کا ذکر اچھے طریقے سے کیا جائے گا۔۔۔۔ ((لایکفر مسلم بذنب مالم یستحلہ))

سوال::: کیا کبیرہ گناہ کرنے کی وجہ سے کسی شخص کو کافر کہا جائے گا؟؟؟

جواب::: کسی مسلمان کو کبیرہ گناہ کی وجہ سے کافر نہیں کہا جا سکتا جیسا کہ خوارج کبیرہ گناہ کے مرتکب کو کافر کہتے ہیں کیونکہ مومن اپنے گناہوں کی وجہ سے فاسق بن سکتا ہے((لیکن اسے کافر نہیں کہا جائے گا)) ہاں اگر کوئی مسلمان گناہ کو حلال سمجھ کر کرے تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔۔۔۔

((ذکر بعض عقائد اہل السنۃ))

سوال::: موزوں پہ مسح کرنے اور تراویح پڑھنے کے حوالے اہلسنت کا عقیدہ بیان کریں۔۔۔۔

جواب::: موزوں پہ مسح کرنا سنت ہے کیونکہ یہ احادیث سے ثابت ہے،،اس کے بارے میں تو احادیث اتنی کثرت سے وارد ہوئی ہیں کہ یہ متواتر کے قریب کا درجہ رکھتی ہیں۔۔۔۔۔

رمضان میں تراویح ادا کرنا بھی سنت ہے کیونکہ یہ حدیث سے ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تراویح ادا فرماتے تھے لیکن پھر انہوں نے اس خوف سے چھوڑ دی تاکہ امت پہ واجب نہ ہو جائے لیکن پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے باقاعدگی سے اس کو شروع کیا۔۔۔۔۔

سوال::: کسی فاسق وفاجر کے پیچھے نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب::: فاسق وفاجر کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے((لیکن مکروہ ہے))۔۔۔۔۔۔

سوال::: کیا گناہ کی وجہ سے مومن کو نقصان پہنچتا ہے؟؟؟

جواب::: اہلسنت کے نزدیک گناہ مومن کو نقصان دے گا اور اس کی وجہ سے وہ جہنم میں بھی داخل ہو گا ایسا نہیں کہ گناہ بلکل نقصان ہی نہ دے جیسا کہ فرقہ مرجئہ والے کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ایمان کی حالت میں مر گیا تو اسے گناہ کوئی نقصان نہیں دے گا اور نہ ہی کوئی جہنم میں داخل ہو گا۔۔۔۔

سوال::: کیا انسان کی تمام نیکیاں قبول کی جائیں گی اور تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے؟؟؟

جواب::: اہلسنت یہ نہیں کہتے کہ تمام نیکیاں قبول کی جائیں گی اور تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے جیسا کہ فرقہ مرجئہ والے کہتے ہیں بلکہ اہلسنت کا عقیدہ یہ ہے کہ اگر نیکی عیب سے خالی ہوئی اور مرنے سے پہلے انسان نے اسے ((ریاکاری یا اس جیسے کسی دوسرے سبب سے)) ضائع نہ کیا تو پھر یہ قبول ہو گی اور اللہ پاک کی جانب سے اس پہ ثواب دیا جائے گا۔۔۔۔

سوال::: اگر انسان نے کوئی گناہ کیا اور توبہ کیے بغیر مر گیا تو کیا اسے عذاب دیا جائے گا؟؟؟

جواب::: اگر کفر و شرک کے علاوہ کوئی گناہ انسان سے صادر ہو گیا اور توبہ کیے بغیر مر گیا تو یہ اللہ پاک کی مرضی پہ منحصر ہے چاہے تو اسے معاف کر دے چاہے تو عذاب دے لیکن اگر کسی مسلمان کو عذاب بھی دیا گیا تو ہمیشہ کے لیے عذاب نہیں دیا جائے گا بلکہ وہ سزا پانے کے بعد جہنم سے نکال دیا جائے گا اور جنت میں داخل کیا جائے گا اور وہیں ہمیشہ رہے گا۔۔۔۔۔

سوال::: اگر کسی عمل میں ریاکاری یا خود پسندی شامل ہو جائے تو اس عمل کا کیا حکم ہو گا؟؟؟

جواب::: وہ عمل تباہ ہو جائے گا۔۔۔۔

((آیات الأنبیاء و کرامات الأولیاء حق))

سوال::: معجزہ اور کرامت کسے کہتے ہیں؟؟؟

جواب::: خلاف عادت کام اگر کسی نبی سے صادر ہو تو اسے معجزہ کہتے ہیں اور اگر یہ کام ولی کرے تو اسے کرامت کہا جاتا ہے۔۔۔۔۔

سوال::: معجزات اور کرامات کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب::: معجزات اور کرامات حق ہیں اور یہ قرآن و حدیث سے ثابت ہیں مثلا حضرت سلیمان علیہ السلام کا کئی میل دور سے چیونٹی کی آواز سننا، حضرت داؤد کے ہاتھ میں لوہے کا نرم ہونا وغیرہ۔۔۔۔۔

سوال::: وہ خلاف عادت کام جو اللہ کے دشمنوں مثلا ابلیس، فرعون اور دجال وغیرہ سے ظاہر ہوں انہیں کیا کہا جائے گا؟؟؟

جواب::: وہ خلاف عادت کام جو خدا کے دشمنوں سے ظاہر ہوں انہیں معجزہ یا کرامت نہیں کہا جائے گا بلکہ ان کو حاجات کی تکمیل کہا جا سکتا ہے اور یہ حاجات کی تکمیل اس لیے ہوتی ہے تاکہ وہ دھوکے میں رہیں اور ان کے کفر و شرک میں زیادتی ہوتی جائے۔۔۔۔۔۔

جیسا کہ شیطان نے جب اللہ سے مہلت مانگی تو اللہ عزوجل نے اسے مہلت عطا فرما دی:::

قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِیْۤ اِلٰى یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ(36)قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ(37)اِلٰى یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ(38)

ترجمہ کنزالعرفان:::

اس نے کہا: اے میرے رب! تو مجھے اس دن تک مہلت دیدے جب لوگ اٹھائے جائیں۔ اللہ نے فرمایا: پس بیشک تو ان میں سے ہے جن کو معین وقت کے دن تک مہلت دی گئی ہے۔۔۔

((رؤیۃ اللہ فی الآخرۃ))

سوال::: کیا مومنین کو جنت میں اللہ عزوجل کی زیارت ہو گی؟؟؟

جواب::: جی ہاں،، جنت میں مومنین اللہ عزوجل کو دیکھیں گے اور یہ دیکھنا سر کی آنکھوں کے ذریعے ہو گا۔۔۔

اس منظر کو اللہ نے قرآن مجید میں یوں بیان فرمایا:::

وُجُوۡهٌ یَّوۡمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ (22) اِلٰی رَبِّهَا نَاظِرَةٌ (23)

ترجمہ کنز العرفان:::

کچھ چہرے اس دن تروتازہ ہوں گے۔ اپنے رب کو دیکھنے والے ہوں گے۔۔۔

اللہ عزوجل کی یہ زیارت بغیر کیفیت و کمیت ہو گی اور مومنوں اور اللہ کے درمیان مسافت بھی نہیں ہو گی ((یعنی نہ ابتداء ہو گی اور نہ انتہاء کیونکہ قرآن کریم میں اللہ کا فرمان ہے """آنکھیں اس کا ادراک نہیں کر سکتیں""))۔۔۔۔۔

((تعریف الایمان))

سوال::: ایمان کسے کہتے ہیں؟؟؟

جواب::: تمام ضروریات دین کا زبان سے اقرار کرنا اور دل سے تصدیق کرنا ایمان کہلاتا ہے۔۔۔

سوال::: کیا آسمان والوں کا ایمان زمین والوں سے زیادہ ہے؟؟؟

جواب::: جی نہیں،، ایمان گھٹتا یا بڑھتا نہیں ہے کیونکہ ایمان تصدیق کرنے کو کہتے ہیں اور تصدیق میں کمی وزیادتی نہیں ہوتی۔۔۔۔

تمام مومنین ایمان لانے میں برابر ہوتے ہیں جبکہ اعمال میں ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں بعض کے اعمال زیادہ ہوتے ہیں اور بعض کے کم جبکہ نفس ایمان میں سب برابر ہیں۔۔۔۔۔

((علاقۃ الاسلام والایمان))

سوال::: اسلام اور ایمان میں کیا فرق ہے؟؟؟

جواب::: اللہ عزوجل کے احکامات کو تسلیم کرنا اور اس کی اطاعت کرنا اسلام کہلاتا ہے۔۔۔

لغوی اعتبار سے ان دونوں میں فرق ہے،، ایمان کا لغوی معنی ہے""""تصدیق کرنا"""اس معنی کی تائید قرآن کریم کی یہ آیت کررہی ہے

وَمَآ اَنۡتَ بِمُؤۡمِنٍ لَّنَا((یعنی آپ ہماری تصدیق نہیں کریں گے))۔۔۔

اسلام کا لغوی معنی ہے فرمانبرداری۔۔۔۔

ایمان باطنی فرمانبرداری کے ساتھ خاص ہے جبکہ اسلام ظاہری فرمانبرداری کے ساتھ خاص ہے۔۔۔۔۔

اگرچہ لغوی اعتبار سے ان دونوں میں فرق ہے لیکن یہ دونوں ایک دوسرے کے بغیر نہیں پائے جا سکتے۔۔۔۔

سوال::: دین کسے کہتے ہیں؟؟؟

جواب::: لفظ دین کا اطلاق ایمان، اسلام اور تمام احکامات پہ ہوتا ہے،، یعنی جب مطلقاً لفظ دین بولا جائے اس سے مراد تصدیق کرنا، اقرار کرنا اور انبیاء کے احکامات کو قبول کرنا ہوگا۔۔۔۔

((معرفتنا باللہ تعالیٰ))

سوال::: ہم کس اعتبار سے اللہ کی معرفت حاصل کرتے ہیں؟؟؟

جواب::: اللہ کی معرفت کا جو حق ہے ہم اس اعتبار سے اللہ کی معرفت حاصل کرتے ہیں جیسا کہ قرآن کریم میں اس نے اپنی صفات کو بیان کیا تو ہم ان صفات کی وجہ سے اللہ عزوجل کو پہچانتے ہیں،، ہم اللہ پاک کو اس کی ذات کے اعتبار سے نہیں پہچان سکتے کیونکہ یہ بندے کی طاقت سے باہر ہے۔۔۔۔۔

سوال::: کیا کوئی شخص اللہ کی اس طرح عبادت کر سکتا ہے جس طرح عبادت کرنے کا حق ہے؟؟؟

جواب::: جی نہیں کیونکہ بندہ عاجز ہے وہ اللہ پاک کی نعمتوں کو شمار نہیں کر سکتا جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے :::

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ

ترجمہ:::

اور اگر تم اللہ کی نعمتیں شمار کرو تو نہیں کر سکتے۔۔۔۔

بندے محض اللہ پاک کے حکم سے عبادت کرتے ہیں لیکن وہ اللہ کی عبادت کرنے کا حق ادا نہیں کر سکتے۔۔۔۔

سوال::: اللہ پاک کے معاملے میں مومنین کن چیزوں میں برابر ہیں اور کن چیزوں میں متفاوت ہیں ؟؟؟

جواب::: اللہ پہ یقین رکھنے، اس پہ بھروسہ کرنے، اس کی محبت، اس کی رضا میں راضی رہنے، اس سے ڈرنے اور اس سے امید لگانے میں تمام مومنین برابر ہیں جبکہ ایمان و تصدیق کے علاوہ بقیہ امور میں ایک دوسرے سے مختلف ہیں جس طرح بعض نیک ہوتے ہیں اور بعض گناہگار،، بعض زیادہ تقوے والے ہوتے ہیں اور بعض کم تقوی والے۔۔۔۔۔

سوال::: اللہ عزوجل کس طرح اپنے بندوں پہ فضل فرماتا ہے اور کس طرح عدل؟؟؟

جواب::: اللہ عزوجل اپنے بندوں پہ فضل فرمانے والے ان کے ساتھ عدل کرنے والا ہے۔۔۔۔

اللہ عزوجل ایک نیکی کا ثواب کئی گنا بڑھا کر دیتا ہے اور یہ اس کا فضل ہے اور گناہ کے مطابق اللہ عزوجل بندے کو عذاب دیتا ہے اور یہ اس کا عدل ہے،، چنانچہ قرآن کریم میں ہے:::

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ- وَ مَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ فَلَا یُجْزٰۤى اِلَّا مِثْلَهَا وَ هُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ(160)

ترجمہ کنزالعرفان:::

جو ایک نیکی لائے تو اس کے لیے اس جیسی دس نیکیاں ہیں اور جو کوئی برائی لائے تو اسے صرف اتنا ہی بدلہ دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔۔۔۔۔

((شفاعۃ الانبیاء والمیزان والحوض))

سوال::: شفاعت کے بارے اہلسنت کا عقیدہ تحریر فرمائیں،، نیز یہ شفاعت کن لوگوں کے لیے ہو گی ؟؟؟

جواب::: انبیاء کا شفاعت کرنا حق ہے جیسا کہ اللہ عزوجل نے قرآن مجید میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ارشاد فرمایا:::

وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

ترجمہ کنزالعرفان:::

اے حبیب!!! اپنے خاص غلاموں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو۔۔۔۔۔

انبیاء کی یہ شفاعت گناہگار مومنین کے لیے ہو گی جن کے کبیرہ گناہوں کے باعث ان پہ جہنم کی سزا لازم ہو چکی ہو گی۔۔۔۔

چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا""شفاعتی لأھل الکبائر من امتی""میری شفاعت میرے امت کے کبیرہ گناہوں کے مرتکب افراد کے لیے ہے۔۔۔۔

سوال::: کیا قیامت کے دن اعمال کا وزن کیا جائے گا؟؟؟

جواب::: جی ہاں،، قیامت کے دن اعمال کا تولا جانا حق ہے جس کی نیکیاں وزنی ہوں گی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس کے گناہ زیادہ ہوں گے وہ جہنم میں داخل ہو گا۔۔۔۔

اللہ عزوجل کا فرمان ہے:::

وَالْوَزْنُ یَوْمَىٕذِ اِ۟لْحَقُّ ۚ- فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ(8)وَ مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ فَاُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یَظْلِمُوْنَ(9)

ترجمہ کنزالعرفان:::

اور اس دن وزن کرنا ضرور برحق ہے تو جن کے پلڑے بھاری ہوں گے تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہوں گے۔۔۔اور جن کے پلڑے ہلکے ہوں گے تو وہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنی جانوں کو خسارے میں ڈالا اس وجہ سے کہ وہ ہماری آیتوں پر ظلم کیا کرتے تھے۔۔۔

سوال::: بروز قیامت ظالم سے کس طرح بدلہ لیا جائے گا؟؟؟

جواب::: بروز قیامت لوگوں کے آپس کے جھگڑوں کا قصاص دلوایا جائے گا۔۔بدلہ کے طور پر ظالموں کی نیکیاں مظلوموں کے حوالے کی جائیں گی اور اگر ظالم کی نیکیاں ختم ہو گئیں تو مظلوموں کے گناہ اس کے سر پہ ڈال کر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔۔۔۔۔۔

سوال::: کیا حوض کوثر کا وجود ہے؟؟؟

جواب::: جی ہاں،، یہ ایک حوض ہے جو اللہ عزوجل نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمایا ہے،، یہ ایک مہینے کی مسافت کے برابر ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، برف سے زیادہ ٹھنڈا، مکھن سے زیادہ نرم اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔۔۔اس کے کنارے ستاروں کی گنتی کے برابر سونے اور چاندی کے برتن ہوں گے اور جو شخص ایک دفعہ وہ پانی پی لے گا اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔۔۔۔

((الجنۃ والنار لا تفنیان))

سوال::: کیا جنت اور دوزخ کو پیدا کیا جا چکا ہے؟؟؟

جواب::: جی ہاں ان کو پیدا کیا جا چکا ہے۔۔۔

جنت کے بارے میں اللہ عزوجل کا فرمان ہے:::

أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ

متقین کے لیے تیار کر دی گئی ہے۔۔۔۔

دوزخ کے بارے میں فرمان الٰہی ہے:::

أُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِينَ

کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔۔۔۔

آیات کے علاوہ احادیث بھی اس بات پہ دلالت کرتی ہیں کہ ان کو پیدا کیا جا چکا ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا""مجھے جنت میں داخل کیا گیا""ایک اور جگہ فرمایا""مجھے جہنم دکھائی گئی""۔۔۔۔۔

سوال::: """لاتفنیان ابدا""اس عبارت کا کیا مطلب ہے؟؟؟

جواب::: اس کا مطلب ہے کہ جنت ودوزخ اور ان میں رہنے والے کبھی فنا نہیں ہوں گے بلکہ وہ ہمیشہ زندہ رہیں گے،، جنتی جنت میں ہمیشہ نعمتیں کھاتے رہیں گے اور جہنمی جہنم میں ہمیشہ سزا بھگتیں گے۔۔۔۔۔

سوال::: اللہ عزوجل کسے ہدایت دیتا ہے اور جسے گمراہ کرتا ہے؟؟؟

جواب::: اللہ عزوجل جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے۔۔۔۔

اللہ عزوجل کا گمراہ کرنے سے مراد ہے اسے چھوڑ دینا یعنی اللہ عزوجل بندے کو اپنی رضا کے کاموں کی توفیق ہی نہیں دیتا اور نتیجتاً وہ بندہ گمراہ ہو جاتا ہے اور یہ اس کا عدل ہے،، اسی طرح اس کا لوگوں کو ان کے گناہوں کی وجہ سے سزا دینا بھی عدل ہے۔۔۔۔۔

سوال::: کیا شیطان کسی بندے سے زبردستی ایمان چھین سکتا ہے؟؟؟

جواب::: جی نہیں،، شیطان زبردستی کسی بندے سے ایمان نہیں چھین سکتا،، بندہ خود ایمان کو ترک کرتا ہے اور پھر شیطان اسے سلب کر لیتا ہے۔۔۔۔۔

سوال::: کیا قبر میں سوالات کیے جائیں گے؟؟؟ نیز روح کے لوٹانے سے کیا مراد ہے؟؟؟

جواب::: قبر میں سوالات کیے جائیں گے اور سوال وجواب کرنے والے فرشتوں کا نام منکر نکیر ہو گا اور ان کا مردے سے سوال کرنا حق ہے،،وہ تین سوالات کریں گے:::

(1)تمہارا رب کون ہے؟؟؟

(2)تمہارا دین کیا ہے؟؟؟

(3)تمہارے نبی کون ہیں؟؟؟

یہ تین سوالات مردے سے کیے جائیں گے۔۔۔۔۔۔

قبر میں روح کے لوٹانے سے مراد یا تو بعینہ روح کا جسم میں منتقل کر دینا ہے یا اس سے مراد یہ ہے کہ روح کا جسم سے تعلق رہے گا۔۔۔۔۔

((عذاب القبر))

سوال::: کیا قبر میں عذاب دیا جائے گا؟؟؟

جواب::: جی ہاں قبر کا عذاب حق ہے۔۔۔۔

یہ عذاب تمام کفار اور گناہگار مسلمانوں کو دیا جائے گا۔۔۔۔

چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا"""قبر جنت میں باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم میں گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے"""۔۔۔۔۔۔

سوال::: اللہ عزوجل کی صفات کو فارسی میں ذکر کرنے کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب::: علماء کے نزدیک اللہ عزوجل کی صفات کو فارسی میں ذکر کرنا جائز ہے البتہ لفظ"""ید"""کو فارسی میں ذکر نہیں کیا جاسکتا۔۔۔

فارسی میں بلا تشبیہ اور بلا کیفیت"""بروئے خدا"""((یعنی خدا کے چہرے کی قسم)) کہنا جائز ہے۔۔۔۔

((معنی القرب والبعد))

سوال::: اللہ پاک کا بندوں کے قریب وبعید ہونے سے کیا مراد ہے؟؟؟

جواب::: اللہ پاک کا بندوں کے قریب ہونا یا دور ہونا مسافت کے اعتبار سے نہیں ہے،، نیک شخص اللہ کے قریب ہوتا ہے اور اس کی کیفیت ہمیں معلوم نہیں،، گناہگار شخص اللہ سے دور ہوتا ہے اور اس کی کیا کیفیت ہے یہ ہمیں نہیں معلوم۔۔۔

اللہ پاک کا بندوں سے دور یا نزدیک ہونا بندوں کے اعتبار سے ہے کیونکہ بندے زمان و مکان کے محتاج ہیں جبکہ خدا اس کا محتاج نہیں۔۔۔۔

اسی طرح اللہ کے حضور کھڑا ہونا یہ بندے کے اعتبار سے ہے نہ کہ خدا کے اعتبار سے۔۔۔۔

((القول فی تفاضل آیات القرآن))

سوال::: قرآن کریم کی تمام آیات فضیلت میں برابر ہیں یا نہیں؟؟؟

جواب::: اللہ کا کلام ہونے کے اعتبار سے تو تمام آیات برابر ہیں لیکن ذکر اور مذکور کی فضیلت کے اعتبار سے بعض آیات دوسری سے افضل ہیں((ذکر کی فضیلت سے مراد اس آیت کا کلام اللہ ہونے کے اعتبار

سے فضیلت ہے اور مذکور کی فضیلت کا مطلب یہ ہے کہ اس آیت میں جس چیز کے بارے میں ذکر کیا گیا ہے کیا وہ فضیلت والی چیز ہے؟؟؟)) مثلاً آیۃ الکرسی،،اس میں ذکر اور مذکور کی فضیلت دونوں جمع ہو گئی ہیں ،،ذکر کی فضیلت اس طرح کہ یہ اللہ کا کلام ہے اور مذکور کی فضیلت اس طرح کہ اس میں اللہ کی صفات ذکر کی گئی ہیں پس وہ بھی عظیم ہیں لہذا یہ آیت دوسری آیات سے افضل ہے۔۔۔۔

سوال::: کیا اللہ عزوجل کے اسماء اور صفات کے درمیان فضیلت کے اعتبار سے کوئی فرق ہے؟؟؟

جواب::: جی نہیں،،اللہ عزوجل کی تمام صفات اور اس کے تمام اسماء فضیلت و عظمت میں برابر ہیں ان میں کوئی تفاوت نہیں۔۔۔۔

سوال::: پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا ابو طالب کے ایمان کے بارے میں امام اعظم کا کیا مؤقف ہے؟؟؟

جواب::: امام اعظم کے مؤقف کے مطابق انہوں نے دین اسلام قبول نہیں کیا اور وہ حالت کفر میں فوت ہوئے۔۔۔۔

((أبناء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وبناتہ))

سوال::: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہزادے اور شہزادیوں پہ نوٹ لکھیں۔۔۔۔

جواب:: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تین بیٹے تھے:::

(1) قاسم

یہ سب سے بڑے بیٹے تھے اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے پیدا ہوئے تھے،، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انہی کی وجہ سے """ابو القاسم""" کہا جاتا ہے۔۔۔۔۔

(2)طاہر

ان کو عبد اللہ بھی کہا جاتا ہے۔۔۔۔ یہ بھی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن اقدس سے تھے۔۔۔م

(3)ابراھیم

یہ ایک لونڈی حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے تھے۔۔۔۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چار شہزادیاں تھیں:::

(1)حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا

آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لاڈلی اور چھوٹی شہزادی تھیں۔۔۔۔ان کا نکاح حضرت علی سے ہوا تھا۔۔۔م

(2)حضرت زینب رضی اللہ عنہا

یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بڑی شہزادی تھیں،،ان کا نکاح خالہ زاد بھائی ابو العاص سے ہوا تھا۔۔۔۔

(3)حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا

ان کا نکاح حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ہوا تھا۔۔۔۔

(4)حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا

حضرت رقیہ کے وصال کے بعد حضرت ام کلثوم کا نکاح بھی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے کر دیا گیا۔۔۔۔

((دقائق علم التوحید))

سوال::: اگر کسی شخص کے لیے علم توحید کی باریکیوں کو سمجھنا مشکل ہے تو اسے کیا کرنا چاہیے؟؟؟

جواب::: ایسی صورتحال میں اسے چاہیے کہ یہ عقیدہ رکھے جو درست ہے وہ اللہ کے پاس ہے حتی کہ وہ کسی عالم سے ملے،، پھر اسے چاہیے کہ اس عالم سے سوال کرے،،اس معاملے میں تاخیر کرنا اور توقف کرنا قابل قبول نہیں کیونکہ اگر اس نے عقیدے کے کسی معاملے میں توقف کیا تو وہ کافر ہو جائے گا۔۔۔۔

سوال::: معراج رسول کے منکر کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب::: مکہ سے لے کر مسجد اقصیٰ تک کی معراج کا انکار کرنے والا کافر ہو جائے گا اور اس کے بعد آسمانوں کی جانب معراج کا انکار کرنے سے کوئی کافر تو نہیں ہو گا البتہ گمراہ ضرور کہلائے گا۔۔۔۔۔

((أشراط الساعۃ))

سوال::: فقہ اکبر کی روشنی میں قیامت کی نشانیوں پہ نوٹ لکھیں۔۔۔۔

جواب::: قیامت کے قریب دجال اور یاجوج وماجوج نکلیں گے،، اللہ عزوجل فرماتا ہے:::

حَتَّىٰٓ إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُم مِّن كُلِّ حَدَبٍ يَنسِلُونَ(96)

ترجمہ کنزالعرفان:::

یہاں تک کہ جب یاجوج اور ماجوج کو کھول دیا جائے گا اور وہ ہر بلندی سے تیزی سے اترتے ہوئے آئیں گے۔۔۔۔۔

سورج مغرب سے طلوع ہو گا اور اس کے بعد توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا۔۔۔۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے اور آپ کا یہ نزول جامع مسجد دمشق کے مشرقی مینار پہ ہو گا۔۔۔۔۔

اور ان کے علاوہ تمام نشانیاں جن کی قرآن و حدیث میں خبر دی گئی سب حق ہیں۔۔۔۔۔